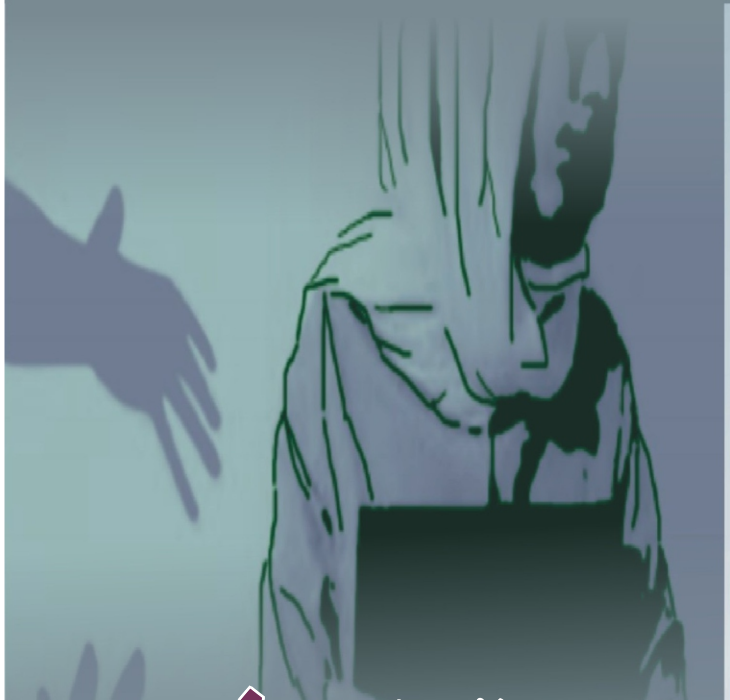

خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنا

Dastageer Center

دستگیر

قانونی اِمداد کا مرکز

0800-58888

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا ایسا مرکز ہے، جہاں خواتین کو بنیادی حقوق تک رسائی بذریعہ قانونی کاروائی ممکن بنائی جاتی ہے۔ دستگیر مرکز یہ خدمات / قانونی اِمداد، مفت فراہم کرتا ہے۔

- دماغی، جسمانی اور جِنسی تشدد
- تیزاب / جلانے کے جرائم
- غیرت کے نام پر قتل
- جبری شادی
- کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کیا جانا
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے غیر معاونیت وغیرہ

قانونی رہنمائی کے لیے ہماری ہیلپ لائن پر کسی بھی وقت کال کریں

0800-58888

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا مرکز آپ کو قانونی رہنمائی، قانونی مشورہ، قانونی اِمداد، سماجی اور نفسیاتی مشاورت، کونسلنگ یا رہنمائی اور سماجی حکومتی اداروں کے ساتھ رابطہ کاری میں مدد فراہم کرتا ہے۔

دستگیر لیگل ایڈ سینٹر پشاور

بلیو وینز آفس:

مکان نمبر 227، بلاک C، اوپی ایف کالونی، بڈھنی روڈ پشاور۔

فون نمبر: 0800-58888 ، 0317-0965038

یہ قانون ملک بھر میں لاگو ہوتا ہے۔ اس ایکٹ میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے لیے تمام طریقوں کی سزا مقرر ہے۔ اس قانون کے زیرِ اثر کسی فرد کو گھورنا، جنسی نوعیت کے لطائف، غیر اخلاقی تصاویر اور قابلِ اعتراض اشیاء دکھانا اور کسی شخص کو اس پر رائے دینے کا کہنا اور سیٹی بجانا تک شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان نے دنیا کے ساتھ کئی ایسے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں جن کی رو سے پاکستان ان قوانین پر عملدرآمد کا ذمہ دار ہے۔

آپ دستگیر لیگل ایڈ سینٹر تشریف لا کر یا ہماری ہیلپ لائن نمبر 0800-58888 کے ذریعے اپنے مسئلے کی قانونی مدد یا رہنمائی مکمل رازداری کے ساتھ ہمارے نمائندے سے لے سکتے ہیں۔

CMYK

خواتین کو ہراساں اور تشدد کرنے کا معاملہ ایک عام رواج بن گیا ہے جس کا پاکستان کی 80 فیصد سے زیادہ خواتین کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں مارکیٹوں، بسوں، بس سٹاپوں، تفریحی مقامات، جائے ملازمت، تعلیمی اداروں پر ہراساں کی جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اکثر خواتین کو حصولِ علم، طبی سہولتوں کے حصول اور ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے گھر سے نکلنے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ والدین اپنی بیٹیوں کو اکیلے گھر سے باہر بھیجنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ سماجی ماحول محفوظ نہیں ہے۔

کسی کو جنسی طور پر ہراساں کرنا کیا ہے؟

خوف وہراس سے مراد ، کوئی ناخوشگوار جنسی تعلق، ساتھ کی طرف اشارہ کرنا، زبانی یا تحریری بات چیت، جنسی نوعیت کے اقدام، جنسی تذلیل جیسا رویہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ کام کی انجام دہی میں مداخلت کا سبب بننا، ناخوشگوار اور نا مناسب ماحول پیدا کرنا، ایسے تقاضے پورے نہ کرنے پر متاثرہ شخص کو سزا دینے کی کوشش کرنا بھی شامل ہے۔

جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کی وجوہات

ہراساں کرنے کے مرتکب افراد خواتین کی کمزوری اور لاچاری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنہیں جنسی طور پر ہراساں کرتے ہیں۔ کیونکہ اُنہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ خواتین معاشرے کے عدم تعاون کی وجہ سے ایسے حالات اور جرائم کے خلاف آواز نہیں اُٹھائیں گی۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے کے مختلف رویّے

کسی بھی شخص کو ہراساں کرنے کے لیے زبانی، غیر زبانی یا جسمانی رویہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کے لباس، ذاتی رویے، جسمانی ساخت پر تبصرہ کرنا، جنس کی بنیاد پر مذاق، خواہشات کی درخواست

کرنا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی خاتون کی جنسی زندگی کے بارے میں افواہیں پھیلانا، بذاتِ خود یا تکنیکی آلات جیسے کے موبائل فون، کمپیوٹر وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے پیغامات بھجوانا شامل ہیں۔

ہراساں ہونے والے پر ذہنی اثرات

کوئی بھی شخص جب ہراساں ہونے کی کیفیت سے گزرتا ہے، تو اُس میں بے بسی، بے چارگی، احساسِ شرمندگی، ڈر بڑھ جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے آپ کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اُس میں خود اعتمادی کی کمی ہو جاتی ہے، اور وہ دماغی اور جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔

کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کیا جانا!

عورتوں کو عزت اور آزادی کے ساتھ کام کرنے کے حق کی تکمیل میں، حکومت عورتوں کو کام کرنے والی جگہ پر ایسا محفوظ ماحول مہیا کرنے کے لئے پر عزم ہے جو ہراساں کرنے، بدسلوکی، اور دہشت سے پاک ہو۔ جنوری 2010ء میں حکومت پاکستان نے تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 509 میں ایک ترمیم کی منظوری دی جس کے تحت خواتین کو نہ صرف کام کرنے والی جگہ بلکہ ہر جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کو جرم قرار دیا گیا۔ جس کا نفاذ مارچ 2010 سے ہو گیا ہے۔

CMYK